رفقاء پروگرام

شرکاء کے ریسرچ پروجیکٹ:

لیلی ذکیہ منیر-تحقیقی پروجیکٹ:

اسلامی تعلیمی اقامت گاہوں اور انڈونیشیا کے عام لوگوں کے درمیان اسلام اور انسانی حقوق کی تعلیم۔

اس پروجیکٹ کا مقصد ہے انسانی حقوق کے عالمی پیغام کو عام لوگوں تک پہنچانا اور مسلم معاشرہ میں اس کی مقبولیت اور نفاذ کے لئے کام کرنا۔اس پروجیکٹ کے اہم مقاصد میں شامل ہے۔

١-انسانی حقوق کے نظریہ اور اس کے اصولوں کو لوگوں تک پہنچانا اور اسلام اور انسانی حقوق کے موضوع پر ایک بحث کی شروعات کرنا۔

٢-انڈونیشیا کے عام مسلمانوں کے درمیان انسانی حقوق سے متعلق جو خاص مسائل ہیں ان کی پہچان کرنا اور اسلام اور انسانی حقوق سے منسلک تحقیق کو آگے بڑھانا۔

٣-عام لوگوں کے درمیان اس نظریہ کو پھیلانے کے لئے کارآمد اور مفید مواد فراہم کرنا۔

انٹرویو

پروگرام کی کچھ تصویر

لیلی ذکیہ منیر-انٹرویو

آپ کو اس پروجیکٹ پر تحقیق کے لئے کس چیز نے آمادہ کیا یا آپ کو ترغیب کہاں سے ملی؟

انسانی حقوق کے اعلان کے پچاس سال بعد بھی مسلم معاشرہ میں انسانی حقوق ایک بحث کا موضوع بنا ہوا ہے اور ابھی بھی دانشور حضرات علمی بنیاد پر اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کے نتائج سے خائف ہیں۔

مسلمانوں کے درمیان آج بھی کچھ ایسا تعلیم یافتہ طبقہ ہے جو انسانی حقوق کی اسلامیات اور علمیات کو بنیاد بنا کر مخالفت کرتے ہیں اور اس کا ماننا ہے کہ اسلام اور انسانی حقوق میں کوئی مطابقت نہیں ہے کیونکہ یہ پورا تصور ایک مغربی ایجاد ہے جبکہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا ماننا ہے اسلام کی عالمی اقدار اور انسانی حقوق کے عالمی پیغام میں کافی مطابقت ہے۔

اسلام اور انسانی حقوق کے درمیان مطابقت کو لیکر جو بحث و مذاکرات ہیں اگر اس کو ایک طرف رکھ دیں تو بھی ایک بات واضح ہے کہ انڈونیشیا کے عام مسلمانوں کے درمیان انسانی حقوق کی تشہیر اور تعلیم کی کافی کمی ہے اور لوگ اس تصور سے بالکل نابلد ہیں۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے انسانی حقوق کا مسئلہ ایک شائستہ اور اونچے طبقہ کے لوگوں کا ہے اور یہ صرف سیکولر اور دانشور طبقہ کے درمیان ہی رائج ہو سکتا ہے جبکہ اسلامی تعلیمی اقامت گاہ کے طلبا کو انسانی حقوق کی حفاظت کے لئے اسلام کے پانچ بنیادی اصولوں کا درس دیا جاتا ہے اور وہ ہیں۔ اپنی زندگی، ذہن، عقیدہ، اولاد اور مال کی حفاظت کرنا، یہ انسانی حقوق کے حفاظت کے سلسلہ سے اسلام کے پانچ بنیادی اصول ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں اسلام کے ان پانچ بنیادی اصولوں اور انسانی حقوق کے اصولوں کے درمیان کافی حد تک مماثلت اور ہم آہنگی ہے اور اس ہم آہنگی کو اسلام اور انسانی حقوق کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ میرا یہ ماننا ہے کہ اسلام اور انسانی حقوق کے درمیان کچھ مشترکہ اقدار ہیں اور اسی خیال سے مجھے اس تحقیقی پروجیکٹ پر کام کرنے کی ترغیب ملی۔ انسانی حقوق کو نظریاتی حدود سے باہر نکالکر عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کو اس پورے فلسفہ سے اگاہ کرایا جائے اور لوگوں کو مرعوب کیا جائے۔ انڈونیشیا جو اسلامی تعلیمی اقامت گاہیں اور جو خود میں ایک سماجی تعلیمی ادارہ ہے اور جس کی اپنی ایک اسلامی روایت ہے اور عام لوگوں تک پہنچ ہے اس سلسلہ میں کافی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ اقامت گاہیں سماجی تبدیلی میں کافی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان اسلامی اقامت گاہوں کے طلبا جن کو انسانی حقوق کے بارے میں ساری معلومات ہے اسلامی تناظر میں انسانی حقوق کی تشہیر کے لئے کافی اہم خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

اس پروجیکٹ کو لے کر آپ کا ریسرچ پروگرام کیا ہے؟

اس پروجیکٹ کی پوری مدت نو ماہ ہے جس کو میں تین مرحلہ میں تقسیم کروں گا، پہلے مرحلہ میں ایک خاکہ تیار کروں گا، اوراس کے بعد فیلڈ ورک کا ارادہ ہےاور سب سے اخیر میں رپورٹ لکھوں گا۔

الف-تحقیق کا خاکہ تیار کرنے میں ستمبر سے دسمبر تک مشغول رہوں گا اور یہ کام میں Emory University میں رہ کر کروں گا، اور یہ کام پروفیسر عبداللہ نعیم کی نگرانی میں کروں گا، اس پہلے مرحلہ میں اسلام اورانسانی حقوق سے متعلق جتنے بھی تدریسی مواداور دوسری ساری معلومات کو جمع کروں گا اور دوسرے محققین جواس میدان میں پہلے سے کام کررہے ہیں ان سے مدد حاصل کروں گا۔

اسلام اورانسانی حقوق کے موضوع پر جتنے بھی مضامین اور مقالات ملیں گے میں انہیں اپنی زبان میں ترجمہ کروں گا تاکہ پروجیکٹ کے دوسرے شرکاء کو سمجھنے میں کوئی دقت نہ لگے۔

ب- دوسرا مرحلہ فیلڈ ورک پر مبنی ہوگا جو دسمبر سے مارچ تک چلے گا، میں نے اپنی فیلڈ ورک کے لئے Jombang کو چنا ہے، کیونکہ وہاں پر ہزاروں اسلامی تعلیمی اقامت گاہیں ہیں، اس دوران میرا ارادہ ہے کہ میں انسانی حقوق کے مسائل کو اسلامی نظریہ اور زاویہ سے دیکھوں گا، اوراس سلسلہ میں لوگوں سے بحث ومباحثہ بھی کروں گا جو اس مرحلہ کا اہم حصہ ہوگا۔شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق جو معاہدہ ہے اوراس کے علاوہ سماجی، ثقافتی اور اقتصادی حقوق کے معاہدہ کا بھی گہرا مطالعہ کروں گا اور پورا مطالعہ اسلامی نظریہ اور زاویہ کو سامنے رکھ کر ہوگا۔اپنی فیلڈ ورک کے دوران میں بہت ساری معلومات جمع کرنے کے علاوہ علماء کرام، دانشور حضرات، اساتذہ اور عام لوگوں سے تفصیلی انٹرویو بھی کرونگا اور مذاکرات بھی کراؤنگا ان ساری چیزوں کا فائدہ ہوگا اور انسانی حقوق سے متعلق جو اہم مسائل ہیں ان کی پہچان ہوسکے گی اور عام لوگوں کی رائے بھی حاصل کی جاسکے گی۔

اس پروجیکٹ کے لئے میں نے پانچ محقق اور چار معاون کی بھی مدد لے رہا ہوں اور وہ لوگ جمع کی ہوئی معلومات کی تاویل وتشریح کا انجام دینگے اس تشریح کا جو نتیجہ ہوگا اسے ایک عملی مسودہ کی شکل دی جائے گی اور یہ مسودہ اصولیات، طریقہ کار، معیار، اور مختلف مواد پر مبنی ہوگا۔اس کے علاوہ معاہدہ کی جو پیچیدگیاں ہیں ان سے بھی مسودہ آگاہ کرائے گا۔

اور بعد میں ایک ورکشاپ کرنے کا ارادہ ہے جس میں تقریبا پچیس لوگ شریک ہونگے جو مختلف ملی جلی تنظیموں

اسلامی اقامت گاہوں کی طرف سے اس میں شرکت فرمائیں گے اور اس ورک شاپ کا مقصد ہوگا فیلڈ ورک کے دوران تیار کردہ مسودہ پر پوری طرح بحث کی جاسکے اور جس میں لوگوں کی ورک شاپ میں رائے کے مطابق کچھ تبدیلیاں کی جاسکیں اور اس سے ایک طرح سے نظر ثانی کا موقع ملے گا۔

ج- تیسرا مرحلہ جو آخری مرحلہ ہوگا اس میں میں اپنی فائنل رپورٹ لکھوں گا اور یہ کام میں اپریل اور مئی کے درمیان انجام دونگا۔ اس مرحلہ میں تاویل وتشریح کے جو نتائج ہیں اس کو جمع کرونگا اس کے ساتھ ساتھ اسلام اور انسانی حقوق کے متعلق جو معلومات اور تحقیق ہے اس کو بھی جمع کرونگا اور ان دونوں تصور کے درمیان مفاہمت کے متعلق کچھ مواد ملا تو بھی اس رپورٹ میں شامل کرونگا۔ اپنی اس رپورٹ میں جو تدریسی اور علمی Modules ہیں اس کو بھی منسلک کرونگا تا کہ مستقبل میں بھی معلومات حاصل کی جاسکے، اس پورے پروجیکٹ کی فائنل رپورٹ Audio-visual کے ساتھ استنبول میں مئی ۲۰۰۴ء میں ہونے والی Islam and Human Rights Fellowship Program Conference میں پیش کرونگا۔

اپنی فیلڈ ورک کے دوران آپ کو کیا کیا پریشانیاں ہوسکتی ہیں؟

میرا خیال ہے کہ مجھے دو طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے، پہلی پریشانی کی نوعیت تکنیکی ہوگی جبکہ دوسری پریشانی کافی بنیادی ہوگی جہاں تک تکنیکی پریشانی کا سوال ہے اس کا تعلق مواد کی کمی سے ہے کیونکہ انڈونیشیائی زبان میں اسلام اور انسانی حقوق کے موضوع پر معلومات اور مواد بالکل نہیں کے برابر ہیں۔ مجھے پورے مضامین اور مقالات کا انگریزی سے اپنی زبان میں ترجمہ کرنا پڑیگا تا کہ پروجیکٹ کے دوسرے شرکاء اس کو سمجھ سکیں۔

بنیادی پریشانی سے میرا مطلب ہے وہ خیالات جو روایتی ذہن کی پیداوار ہیں اور اسلام اور انسانی حقوق کے تئیں رویہ بڑا ہی روایتی ہے۔ اس طرح کے روایتی نظریہ کے حامل لوگوں کا اسلام اور انسانی حقوق کے تئیں جو رویہ ہوتا ہے وہ بڑا ہی تعصب بھرا ہوتا ہے کیونکہ ان کی علمیاتی بنیاد بالکل ہی مختلف ہوتی ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اسلام اور انسانی حقوق کی تعلیم کا جو طریقہ کار ہے اس کی بھی وہ مخالفت کرسکتے ہیں۔ اسلام اور انسانی حقوق کے درمیان مفاہمت اور مطابقت پیدا کرنے کے لئے ایک متبادل طریقہ پیش کیا جائے گا جس کے تئیں اس بات پر زور دیا جائے گا اسلامی قانون کی تشکیل میں فقہ کی اصول تنسیخ اور مقاصد شریعت کا استعمال کیا جائے۔

آپ کی تحقیق فی الوقت کس مرحلہ میں ہے اور آپ کو کیا لگتا ہے اس پروجیکٹ کی فائنل رپورٹ کس طرح کی ہوگی؟

فی الوقت تو میں اپنی تحقیق کا خاکہ تیار کرنے اور معلومات جمع اکٹھا کرنے میں مشغول ہوں۔ میری اس تحقیقی پروجیکٹ کا جو نتیجہ ہوگا وہ اس کی علمی اور تدریسی مواد کی شکل میں ہوگا اور انسانی حقوق اور اسلام کی تعلیم اور جس سے انڈونیشیا کی اسلامی اقامت گاہوں میں انسانی حقوق اور اسلامی تعلیم حاصل کرنے والے استفادہ کرسکیں گے۔

اس پورے Modules کو اس طرح سے تیار کیا گیا ہے کہ اس میدان میں دلچسپی رکھنے والے اس سے خود بخود استفادہ کرسکیں اور اس فائنل رپورٹ میں بہت ساری Case Studies بھی شامل کی گئی ہیں اور کچھ ایسے بھی مواد ہوں گے جن سے آزادانہ طور پر کلاس روم کے باہر اور اندر دونوں جگہوں پر استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

پروجیکٹ کے آخر میں اس پوری کارکردگی جیسے مذاکرات اور ورک شاپ جو پروجیکٹ کا ایک اہم حصہ ہے اس کا Audio-Visual documentation بھی پیش کیا جائے گا۔

آپ کے اس نظریاتی خاکہ اور فیلڈ ورک کا جو تجربہ ہے اس کا نفاذ کیسے کیا جاسکتا اور آپ کے وطن کے علاوہ دوسرے معاشرہ تک اسے کیسے پہنچایا جاسکتا ہے؟

انسانی حقوق اور اسلام کی تعلیم کے لئے میرے پروجیکٹ کی فائنل رپورٹ اس کے تدریسی مواد اور جو Modules ہیں وہ ایک بنیادی سرمایہ ثابت ہوسکتے ہیں۔

میری تنظیم Center for Pesantren & Democracy Studies جس کی میں نے خود بنیاد ڈالی ہے، ان ساری چیزوں کا پوری طرح استعمال کرے گی۔

دوسری بہت ساری مسلمانوں کی قومی سطح کی عورتوں کی غیر حکومتی تنظیمیں ہیں جن سے میں خود منسلک ہوں اس سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ بہت ساری بین الاقوامی تنظیمیں ہیں جو انسانی حقوق سے متعلق تعلیم کو فروغ دیتے ہیں اور کچھ بین الاقوامی شخصیات ذاتی طور پر اس طرح کی تعلیم کو بڑھاوا دیتی ہیں، انڈونیشیا میں اور وہ لوگ اس Models سے خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اسلام اور انسانی حقوق سے متعلق اس طرح کا ایجاد کردہ Modules جو کہ اسلامی تعلیمی اقامت گاہوں کو نظر میں رکھ کر تیار کیا گیا ہے اسی طرح کا انڈونیشیا میں پہلا ہے، یہ مستقبل میں اس طرح کی تحریک کے لئے ایک بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔

****